بے بہا ہے۔ مولانا محمد ادریس انصاری نے ان معمولات کو یکجا کر کے ایک تو بزرگوں کے تبرکات کو یکجا محفوظ کر دیا اور پھر رضائے مولیٰ کے شائق حضرات اور اہل حاجات کیلئے ایک مجرب اور موثر نسخہ بھی مہیا فرما دیا ہے جو بلاشبہ روحانی امراض کیلئے تریاق ہے۔ کاغذ اور طباعت بھی نہایت اعلیٰ اور دیدہ زیب ہے۔

النبی الخاتمؐ از علامہ مناظر احسن گیلانی مرحوم صفحات ۱۲۸۔ قیمت ۵۰/۶ روپے۔
مکتبہ رشیدیہ ۳۲۔ اے شاہ عالم مارکیٹ۔ لاہور

یہ اکتوبر ۱۹۵۷ء کی بات ہے کہ ملتان کے ایک دینی مدرسہ کے جلسۂ دستار بندی میں شمولیت کا اتفاق ہوا۔ تقریب دستار بندی کے اختتام پر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فضلاء مدرسہ سے مختصر خطاب فرمایا۔ (اور اس وقت شاہ جیؒ کے ضعف علالت اور نقاہت کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا اور آسمان خطابت کا یہ آفتاب پوری طرح گرہن کی زد میں تھا۔) شاہ جی مرحومؒ نے فضلاؤں کو دیگر نصائح اور ذمہ داریوں پر تنبیہ کے ساتھ ساتھ فتنۂ انکار حدیث پر توجہ دلائی۔ پھر حجیت حدیث کے ضمن میں حضرت علامہ گیلانیؒ مرحوم کی کتاب "تدوین حدیث" کو سراہتے ہوئے اس کے مطالعہ پر زور دیا اور فرمایا:

> "میں نے جب حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی کی کتاب تدوین حدیث کا مطالعہ کیا تو مجھ پر وجد اور جذب کی حالت طاری ہوئی، حضرت مولانا گیلانی جب اس کتاب کو لکھ رہے تھے تو مجھے خیال ہوا کہ مولانا موصوف اور صاحب مدینہ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سارے حجاب ہٹا دئے گئے ہیں۔ اور آنحضرتؐ کا بول مولانا لکھ رہے ہیں۔ تدوین حدیث فتنہ انکار حدیث کی رد میں آخری قاطع اور کامیاب چیز ہے اور اس طرح صحیفہ ہمام بن منبہ ——"

تدوین حدیث کی طرح شاہ جیؒ کی یہ بات علامہ گیلانی کی کتاب النبی الخاتم پر بھی صادق آتی ہے۔ اور محسوس ہوتا ہے کہ سیرت لکھتے وقت صاحب سیرت علیہ السلام کی خاص توجہات اور عنایات سیرت نگار کے شامل حال رہیں اور روح القدس کے فیض خاص سے مؤلف کی روح فیض یاب ہوتی رہی۔ مبدأ فیاض نے ان کی دستگیری کی اور عشق کی آگ اور سوز و گداز میں ڈوب کر مصنف نے صاحبؐ محبوبیت کبریٰ کا ایک ایسا حسین مرقع "النبی الخاتم" کے نام سے تیار کیا جو درد و سوز، جذب و وجد کے ساتھ ساتھ استناد و تحقیق اور